السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع میں اگر نقد کی نسبت ادھار یا قسطوں پر قیمت زیادہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ (احمد۔ م۔ ا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم مدت والی بیع جائز ہے جبکہ اس بیع میں معتبر شرائط پائی جاتی ہوں۔ اسی طرح قیمت کی قسطیں کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں جبکہ یہ اقساط معروف اور مدت معلوم ہو۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ... البقرة ٢٨٢

''اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت کے ادھار پر لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْئٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مَعْلُومٍ))

''جب کوئی شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو ناپ تول اور مدت معین کر کے کرے۔''

اور بریرہ رضی اللہ عنہ سے متعلق جو صحیحین میں ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اپنے مالکوں سے نو اوقیہ میں خرید لیا کہ ہر سال ایک اوقیہ (چاندی) ادا کی جائے گی اور یہی قسطوں والی بیع ہے اور نبی ﷺ نے اس بیع کو معیوب نہیں سمجھا بلکہ خاموش رہے اور اس سے منع نہیں کیا اور اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ قسطوں میں قیمت نقد کے برابر ہو یا مدت کی وجہ سے زیادہ ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ